يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

# انصار اللہ

قادیان

جولائی/2020ء

مؤرخہ 21 جون 2020ء کو مجلس انصاراللہ کڈلائی (کیرالہ) کی طرف سے قبرستان میں منعقدہ وقارعمل کا ایک منظر

مؤرخہ 31 مئی 2020ء کو مجلس انصاراللہ Patthapirium صوبہ کیرالہ میں منعقدہ شجرکاری کا ایک اور منظر

مؤرخہ 31 مئی 2020ء کو مجلس انصاراللہ Patthapirium صوبہ کیرالہ میں منعقدہ وقارعمل کا ایک منظر

مؤرخہ 31 مئی 2020ء کو مجلس انصاراللہ Patthapirium صوبہ کیرالہ میں منعقدہ وقارعمل کا ایک اور منظر

مؤرخہ 7 جولائی 2020ء کو مجلس انصار اللہ کڈلائی (کیرالہ)
کی طرف سے طلباء میں تقسیم کرنے کیلئے اسکول کے پرنسپل کو
نوٹ بکس مکرم زعیم صاحب مجلس انصار اللہ پیش کرتے ہوئے

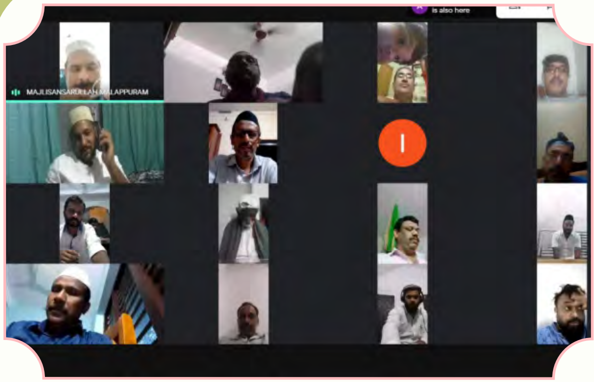

5 جولائی 2020ء کو مجلس انصار اللہ ملاپورم
کی طرف سے سوشل میڈیا کے ذریعہ منعقدہ
تربیتی اجلاس کا ایک منظر

مؤرخہ 21 جون 2020ء کو مجلس انصار اللہ
کڈلائی (کیرالہ) کی طرف سے سڑک پر
منعقدہ وقار عمل کا ایک منظر

مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے غرباء میں ضروری اشیاء تقسیم کرتے ہوئے
مکرم رفیق احمد بیگ صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت،
مکرم چودھری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ بھی موجود ہیں

مؤرخہ 31 مئی 2020ء کو مجلس انصار اللہ Patthapirium
صوبہ کیرالہ میں منعقدہ شجر کاری کا ایک منظر

مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے پولیس حکام کو ماسکس وسانیٹیزر
تقسیم کرتے ہوئے مکرم فضل الرحمٰن بھٹی صاحب ناظر امور عامہ قادیان،
مکرم رفیق احمد بیگ صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت بھی موجود ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (سورۃ الصّف آیت:۱۵)

رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)


مَجلِسْ اَنْصارُ اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

# ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:18 | وفا 1399 ہجری شمسی ۔ جولائی/2020ء | شمارہ:7


## فہرست مضامین



| | |
|---|---|
| اداریہ | 2 |
| درس القرآن ودرس الحدیث | 3 |
| ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام | 4 |
| گزارشات ازصدرمجلس انصاراللہ بھارت | 5 |
| خلاصہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز | 6 |
| موجودہ عالمی بحران اور وباؤں کی حقیقت ایک جائزہ | 11 |
| قرآن کریم اور توحید باری تعالیٰ | 15 |
| فضائل قرآنِ مجید (انتخاب ازنظم حضرت مسیح موعودعلیہ السلام) | 20 |
| سوسال قبل جولائی 1920ء | 20 |
| مکرم محمد طاہرصاحب مرحوم سابق ناظم مال وقف جدید قادیان | 21 |
| تعارف کتب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد ہفتم | 22 |
| اخبارمجالس | 25 |




نگران:

عطاء المجیب لون
صدرمجلس انصاراللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
Mob. 98763 32272

نائب مدیر
محمد عارف ربّانی
Mob. 60062 37424

مجلس ادارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
مقصود احمد بھٹی
Mob. 84272 63701

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون: 01872-220186
ای میل: Ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے۔ فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یُو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

اداریہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

# ’اندھیرے گہرے ہوتے چلے جارہے ہیں‘

یہ ایک حقیقت ہے کہ روشنی اور اندھیرا برابر نہیں ہوسکتے۔ روشنی کامیابی اور اندھیرا ناکامی کی علامت ہے۔ اسی لئے فطرتی طور پر ہر انسان روشنی کا خواہاں اور اندھیرے سے متنفر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ (البقرۃ: 257) یعنی اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست نیکی سے روکنے والے (لوگ) ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔

پس وہ طریقہ جو نیکی کی طرف مائل کرے وہ نور ہے اور جو نیکی سے روکے وہ تاریکی ہے۔ قرآن کریم میں مختلف تاریکیوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ عقائد وتصورات کی تاریکیاں، رسوم ومناسک کی تاریکیاں، تمدن و معاشرت کی تاریکیاں، سیاست ومعیشت کی تاریکیاں۔ غرضیکہ زندگی کے ہر گوشے کی تاریکی سے قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسان کو روشنی کی طرف لاتا ہے۔ دوسروں پر ظلم کرنا بھی سخت تاریکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (بخاری ومسلم)

یعنی ظلم کرنا قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔

ظالم کو قیامت کے دن میدان حشر میں تاریکیاں اس طرح گھیرے ہوئے ہوں گی کہ وہ اس نور سے محروم رہے گا جو جنتیوں کو نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ۔ یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ...اَلْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (الحدید: 13) یعنی جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ اُن کا نور اُن کے سامنے بھی اور اُن کے دائیں طرف بھی بھاگتا جائے گا (اور خدا اور اُس کے فرشتے کہیں گے) آج تمہیں قِسم قِسم کے باغوں کی خوش خبری دی جاتی ہے (ایسے باغ) جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ (بشارت پانے والے) لوگ اُن جنتوں میں رہتے چلے جائیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اگر انسان خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہر تاریکی سے بچے گا تو اُسے اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت یعنی ایک پُرسکون زندگی نصیب ہوگی۔ خدائی منشاء اور ایماء کے مطابق مؤمنانہ فراست سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے امسال کے پہلے خطبہ جمعہ میں ہی مستقبل میں وارد ہونے والی آفات سے ہمیں واضح رنگ میں متنبہ فرمایا تھا۔ جس پر عوام اور حکومتیں کما حقہٗ عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں آج کئی قسم کے اندھیروں یعنی مصائب ومشکلات کا شکار ہو چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

**’’نیا سال شروع ہوا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے ہیں لیکن اندھیرے گہرے ہوتے چلے جارہے ہیں۔ پس اس سال کے بابرکت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو اس طرح بابرکت فرمائے کہ دنیا کی حکومتیں اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے دنیا کو تباہی کی طرف نہ لے جائیں بلکہ دنیا میں امن اور انصاف قائم کرنے والی ہوں۔ اپنی ذاتی اناؤں میں پڑ کر اپنے ملکی مفادات کو حاصل کرنے کے لیے انسانیت کو تباہ کرنے کے درپے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ مسلمان ممالک ہیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کے ساتھ جڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے میں مددگار بنیں اور یہ لوگ توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں نہ کہ مسیح موعودؑ کی مخالفت میں اتنے بڑھ جائیں کہ اب تو انتہا کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حق ادا کرتے ہوئے دنیا میں توحید کا جھنڈا لہرانے والے ہوں اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانے والے ہوں اور اس کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو استعمال کرنے والے ہوں۔‘‘**

(خطبہ جمعہ 3 جنوری 2020ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو روشنی کی طرف آنے اور ہم احمدیوں کو بھی اپنے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

# القرآن الکریم

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ
الْاَمِيْنُ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○ اَوَلَمْ يَكُنْ
لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ وَلَوْ
نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ○ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى
بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ○ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
مُؤْمِنِيْنَ ○ (الشعراء:193 تا 200)

ترجمہ: اور یقیناً یہ (قرآن) رب العالمین خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اس کو لے کر ایک امانت دار کلام بردار فرشتہ (جبریل) تیرے دل پر اترا ہے۔ تا کہ تو ہوشیار کرنے والی جماعت میں شامل ہو جائے۔ (اس کو جبریل نے خدا کے حکم سے) کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں اتارا ہے۔ اور یقیناً اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی موجود تھا۔ کیا ان کے لئے یہ نشان کم ہے کہ اس (قرآن) کو علمائے بنی اسرائیل بھی پہچانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس کو اعجمیوں میں سے کسی پر اتارتے۔ اور وہ اس کو ان (کفار) کے سامنے پڑھ کر سناتا تو وہ کبھی بھی اس پر ایمان نہ لاتے۔

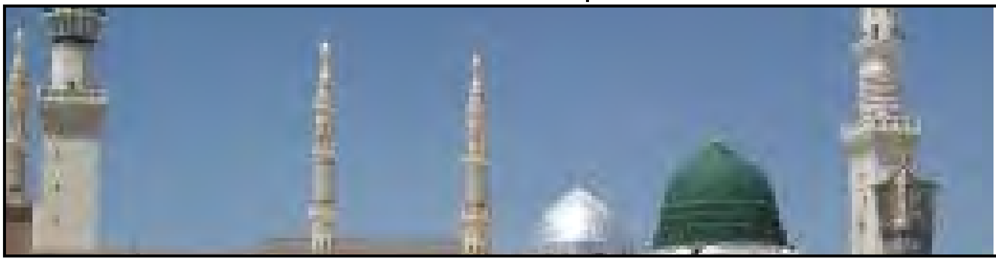

# حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّيْ تَارِكٌ
فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِىْ،
اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ
مِنَ السَّمَآءِ إِلَى الْاَرْضِ، وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ، وَلَنْ
يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ

ترجمہ: زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے: ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے گویا وہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے، تو تم دیکھ لو کہ ان دونوں کے سلسلہ میں تم میری کیسی جانشینی کر رہے ہو۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ

’’قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے۔ اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے، خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن۔ جلد 23۔ صفحہ 308-309)

’’سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ 26-27)

## گزارشات از صدر مجلس

# قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنا انصاراللہ کی ذمہ داری ہے

ہم یقیناً بہت خوش قسمت ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب بطور شریعت ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ قرآن کریم نے خود اپنے بارے میں اپنا تعارف اِن الفاظ میں پیش کیا ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔(البقرۃ:3) یعنی یہ "وہ" کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔

پھر فرماتا ہے۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا (بنی اسرائیل:10) یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور اُن مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اَجر (مقدر) ہے۔

قرآن کریم شفاء ہے اور سب سے بڑھکر رحمت خداوندی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس:59) یعنی تُو کہہ دے کہ (یہ) محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے۔ پس اس پر چاہئے کہ وہ بہت خوش ہوں۔ وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اس عظیم الشان الٰہی رحمت کو جب مسلمانوں نے پیٹھ دکھائی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلام کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کیلئے تمام احمدیوں میں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے سال بھر مختلف پروگرام ہوتے ہیں۔ لیکن ایک خصوصی توجہ پیدا کرنے کیلئے ہر سال جولائی میں ہفتہ قرآن مجید کا پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کے بغیر ہم کسی قسم کی فلاح و بہبودی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409۔ الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

ایک اور موقع پر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے''۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 61)

پس قرآن کریم کی تعلیم سکھانے کی ذمہ داری آج مجلس انصاراللہ کے سپرد کی گئی ہے۔ گھر کے نگران ہونے کے ناطے ہر ناصر کا فرض بنتا ہے کہ وہ خود بھی قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی سکھائے۔ اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں۔ اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے، **خاص طور پر انصاراللہ کو کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ اسی لئے ان کے ہاں ایک قیادت بھی اس کے لئے ہے جو تعلیم القرآن کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں...** قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔ گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں لیکن ابھی بھی جہاں تک میرا اندازہ ہے انصاراللہ میں بھی 100 فیصد قرآن کی تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو یہی صورتحال سامنے آئے گی۔'' (خطبہ جمعہ 24/ستمبر 2004ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھارت کی تمام مجالس میں ایک خاص مہم کے تحت اس طرف خصوصی توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

## خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ مئی 2020ء

# سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

### خطبہ جمعہ: یکم مئی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
## تین مخلص مرحومین کا ذکر خیر

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ہر ایک مختلف پیشے سے منسلک تھا۔ مختلف مصروفیات تھیں۔ تعلیمی معیار مختلف تھے، لیکن ایک چیز مشترک تھی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد بیعت کو اپنی طاقتوں کے مطابق نبھانے والے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے، خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے، حقوق العباد کا حق ادا کرنے والے، اور یہ بات ثابت کرنے والے تھے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم پر عمل کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیجا ہے اس کی عملی صورت حقیقت میں ان میں پائی جاتی تھی۔

ان میں سے ایک ہیں ہمارے مبلغ سلسلہ ذوالفقار احمد ڈامانک صاحب ریجنل مبلغ انڈونیشیا کے جو 21/اپریل کو 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ مرحوم نے 1997ء سے 2002ء تک جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں تعلیم حاصل کی۔ ان کو اٹھارہ سال تک مختلف جگہوں پر بطور مبلغ سلسلہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے ہیں جو وقف نو کی سکیم میں شامل ہیں۔

آصف معین صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ نہایت صالح انسان تھے مخلص اور فرمانبردار تھے۔ علالت کے ایام میں بھی جماعتی خدمات کو ترجیح دیتے تھے۔ موصوف ڈائلیسز پر تھے۔ اس حالت میں بھی ایک لوکل اجلاس میں شامل ہوئے وہاں کے خادم نے جب آپ سے پوچھا کہ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی تو اس پر آپ نے اسے جواب دیا کہ جب تک مجھ میں جان ہے میں جماعت کے تمام پروگراموں میں شامل ہونے کی کوشش کرتا رہوں گا اگرچہ میں بیمار بھی ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ میں ہمیشہ خدمت دین کے کاموں میں مصروف رہوں۔ یہ ہے وہ واقف زندگی کا جذبہ جو ہر ایک واقف زندگی میں ہونا چاہئے نہ یہ کہ ذرہ ذرہ سی بات پر پریشانیوں کا اظہار شروع ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا بڑے پختہ ارادے والے اور وفا کے ساتھ اپنا وقف نبھانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ انکی اہلیہ اور ان کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خود ہی ان کا کفیل بھی ہو۔

دوسرے مرحوم ہیں ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب اسلام آباد پاکستان، جو 18/اپریل کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ وفات سے کوئی ہفتہ عشرہ قبل ان کو کورونا وائرس کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوئیں اور 18 اپریل کو شام کو یہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحوم کے ددھیال اور ننھیال سب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ تقسیم ہند کے وقت آپ ایک سال کے تھے۔ 1970ء میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کیا۔ پھر اسلام آباد میں

اپنا کلینک کھولا اور گذشتہ پچیس تیس سال سے اپنا کلینک چلا رہے تھے اللہ کے فضل سے بڑا کامیاب تھا غریبوں کی بڑی خدمت کرتے تھے۔

اگلا ذکر ہے مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کا جو لندن میں رہتے تھے۔ رضا کارکارکن تھے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے۔ پچیس اپریل کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1983ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ واقف زندگی تو نہیں تھے لیکن بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے جو اللہ سے وقف کا عہد کیا تھا اس کو پورا کیا ہے۔ 1993ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پی۔ ایس آفس میں انہیں ڈیوٹی دی اور اس وقت سے لے کر اب تک بڑی خوش اسلوبی سے یہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے جو وفا انہوں نے جس طرح اپنے عہد بیعت نبھانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ان سے پیار کا سلوک فرمائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جیسا کہ فرمایا تھا، یہ لوگ شہداء میں شامل ہیں۔

## خطبہ جمعہ 8 مئی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
## حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ کا دلنشین تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں ایک بدری صحابی حضرت خباب بن ارتؓ کا ذکر کروں گا۔ حضرت خباب کا تعلق قبیلہ بنوسعد بن زید سے تھا۔ ان کے والد کا نام ارت بن جندلہ تھا۔ زمانہ جاہلیت میں غلام بنا کر مکہ میں یہ بیچ دیئے گئے۔ ابتدائی اسلام لانے والے اصحاب میں یہ چھٹے نمبر پر تھے اور ان اوّلین میں سے تھے جنہوں نے اپنا اسلام ظاہر کر کے اس کی پاداش میں سخت مصائب برداشت کئے۔ آپ رسول اللہؐ کے دارِارقم میں تشریف لانے سے پہلے اسلام لائے تھے۔

حضرت خباب لوہار تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے رسول اللہؐ ان سے بہت اُلفت رکھتے تھے اور ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان کی مالکہ کو اس کی خبر ملی کہ آنحضرتؐ حضرت خباب کے پاس آتے ہیں تو وہ گرم گرم لوہا حضرت خباب کے سر پر رکھنے لگی۔ حضرت خباب نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اللہ خباب کی مدد کر۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی مالکہ کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی اور وہ کتوں کی طرح آوازیں نکالتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ لگوالے یعنی گرم لوہا لگوا اپنے سر پے۔ چنانچہ حضرت خباب گرم لوہے سے اس کے سر کو داغتے تھے۔ مجبور ہوئی تو حضرت خباب کے ذریعہ سے پھر وہ اپنے سر پے گرم لوہا لگواتی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ حضرت خباب کے بارے فرماتے ہیں کہ خباب بن الارت جو لوہار کا کام کرتے تھے وہ ابتدائی ایام میں آپؐ پر ایمان لے آئے۔ لوگ انہیں سخت تکالیف دیتے تھے حتی کہ انہی کی بھٹی کے کوئلے نکال کر ان پر انہیں لٹا دیتے تھے اور اوپر سے چھاتی پر پتھر رکھتے تھے تاکہ آپ کمر نہ ہلا سکیں۔ ان کی مزدوری کا روپیہ جن لوگوں کے ذمہ تھا وہ روپیہ ادا کرنے سے منکر ہو گئے مگر باوجود اُن مالی اور جانی نقصانوں کے آپ ایک منٹ کے لئے متذبذب نہ ہوئے اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک ابتدائی نومسلم غلام خباب کی پیٹھ ننگی ہوئی تو ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ ان کی پیٹھ کا چمڑہ انسانوں جیسا نہیں ہے جانوروں جیسا ہے۔ وہ گھبرا گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کیا بیماری ہے؟ وہ ہنسے اور کہا کہ بیماری نہیں یہ یادگار ہے اُس وقت کی جب ہم نومسلم غلاموں کو عرب کے لوگ مکہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے اور متواتر یہ ظلم ہم پر روا رکھے جاتے تھے اسی کے نتیجہ میں میری پیٹھ کا چمڑا یہ شکل اختیار کر گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ابوخالد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب آئے اور خاموشی سے بیٹھ گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ کچھ بیان کریں یا کچھ حکم دیں۔ حضرت خباب نے کہا میں کس بات کا حکم دوں ایسا نہ ہو کہ میں کسی ایسی بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کا یہ معیار تھا ان لوگوں کا۔ طارق سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب کی ایک جماعت نے حضرت خباب کی عیادت کی انہوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ خوش ہو جاؤ کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوض کوثر پر جاتے ہو۔ حضرت خباب نے کہا کہ تم نے میرے سامنے ان بھائیوں کا ذکر کیا ہے جو گزر گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اجروں میں سے کچھ نہ پایا اور ہم ان کے بعد باقی

رہے یہاں تک کہ ہمیں دنیا سے وہ کچھ حاصل ہو گیا جس کے متعلق ہم ڈرتے ہیں کہ شاید یہ ہمارے گذشتہ کئے گئے اعمال کا ثواب ہے۔

حضرت خباب بہت شدید اور طویل مرض میں مبتلا رہے۔

زید بن وہب نے بیان کیا کہ ہم حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین سے لوٹ رہے تھے کہ جب کوفہ کے دروازے پر پہنچے تو لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے صفین کے لئے نکلنے کے بعد خباب کی وفات ہو گئی۔ حضرت علی نے کہا اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی خوشی سے اسلام لائے اور انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے ہجرت کی اور ایک مجاہد کے طور پر زندگی گزاری اور جسمانی طور پر وہ آزمائے گئے یعنی ان کی جسمانی تکلیفیں اور بیماریاں بہت لمبی چلیں۔ پھر حضرت علی نے فرمایا کہ اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ حضرت علی ان قبروں کے نزدیک گئے اور کہا تم پر سلامتی ہو اے رہنے والو جو مؤمن اور مسلمان ہو۔ تم آگے جا کر ہمارے لئے سامان کرنے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے عنقریب تم سے ملنے والے ہیں۔

حضرت خباب کی وفات 37 ہجری میں 73 برس کی عمر میں ہوئی تھی۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب جماعت کے نام

مورخہ 15 رمئی 2020ء بروز جمعۃ المبارک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ الودود تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرمایا۔ تاہم اس موقعے پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے نام ایک پیغام ارشاد فرمایا جسے محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ایم ٹی اے کے توسّط سے احباب جماعت کے سامنے پیش کیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ الودود بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے افسوس ہے کہ آج میں جمعہ نہیں پڑھا سکوں گا کیونکہ گذشتہ دنوں گھر کے صحن میں چلتے ہوئے میٹ (mat) سے پاؤں کو ٹھوکر لگنے کی وجہ سے پاؤں پھسلا جس کی وجہ سے پکی جگہ پر گرنے سے ماتھے اور ناک پر کافی چوٹ آئی ہے اس لیے جمعہ پڑھانا مشکل ہے۔ ڈاکٹر کا بھی یہی مشورہ ہے کہ آرام کیا جائے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اگلے جمعہ کو ان شاء اللہ حاضر ہو سکوں۔

نیز اب رمضان کا آخری عشرہ ہے اس میں جماعت کے لیے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ پاکستان میں تو آج کل سیاستدان بھی اور میڈیا بھی جماعت کی مخالفت میں بہت تیز ہوئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر سیاست کھیل رہے ہیں۔ اور احمدیوں کو بہت زیادہ اس بنیاد پر نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اور پوری قوم کو ان کے اس کھیل کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔ بہر حال ان کے ہر حملے کے جواب میں ہمارا کام دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ رمضان کے اس آخری عشرہ میں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور عاجزانہ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم اور فضل مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد محترم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میڈیکل رپورٹ سے احباب جماعت کو مطلع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گرنے سے ماتھے اور گھٹنے پر چوٹیں آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ تمام سطحی رہی ہیں۔ اور ماتھے اور باقی اعضاء میں کوئی گہری چوٹ نہیں آئی۔ کچھ سوجن یعنی کہ ورم باقی ہے لیکن وہ آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ کامل شفا ہو جائے گی۔ حضور بنا تکلیف کے چل پھر رہے ہیں اور عمومی حالت بہت بہتر ہے۔ الحمدللہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ درخواست تھی کہ کچھ دن آرام فرمائیں اور جمعہ بھی نہ پڑھائیں جو حضور نے ازراہِ شفقت منظور فرما لی۔ جزاکم اللہ۔ احباب جماعت اپنے نہایت شفیق اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً كَامِلًا عَاجِلًا لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَ كُنْ مَعَهٗ حَيْثُ مَا كَانَ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا

## خطبہ جمعہ: 22/مئی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ
## احمدیوں کا شکریہ، رمضان اور وباء کا ذکر

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو ان سب احمدیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے گذشتہ دنوں میرے چوٹ لگنے پر اپنے غیر معمولی جذبات کا اظہار کیا اور بڑی تڑپ سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بہترین جزا دے، اخلاص و وفا میں بڑھائے۔ اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق آپس کی محبت، خاص طور پر خلیفہ وقت سے یہ اخلاص و وفا کی مثال صرف جماعت احمدیہ میں مل سکتی ہے۔ یہ دو طرفہ محبت بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔ یہاں یہ بھی نہیں پتا چلتا کہ کون زیادہ دوسرے کے لئے درد رکھتا ہے۔ بہر حال یہ ایک ایسا تعلق ہے جس کی کوئی مثال دنیاوی رشتوں میں نہیں ملتی۔ اس چوٹ کی وجہ سے جو مجھے تجربہ ہوا وہ بھی بتا دیتا ہوں مرہم عیسیٰ میں نے استعمال کی۔ اسی طرح ہومیو پیتھک کریم کیلنڈولا ہے۔ اصل فضل تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہی شافی ہے۔ بہر حال اب یہ دعا کریں کہ چوٹ کے جو باقی اثرات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی جلد دور فرمائے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی احباب جماعت کو بہت توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ اس عرصے میں رمضان بھی آ گیا اور لوگوں کی عبادت کی طرف توجہ جو پیدا ہو رہی تھی اس میں پہلے سے بڑھ کر اضافہ ہوا۔ اب یہ رمضان تو ختم ہو رہا ہے اور اسی طرح کچھ حد تک لاک ڈاؤن بھی نرم کیا جا رہا ہے۔ لیکن سب سے بڑی بات اور اہم چیز جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے یہ ہے کہ کاروباروں کی اجازت اور باہر نکلنے کی نرمی اور پھر رمضان کے مہینے کا گزر جانا کسی احمدی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جو نیکیاں انہوں نے اپنائی تھیں انہیں ختم کرنے والا یا ان میں کمی کرنے والا نہ بنائے بلکہ نیکیوں کو اور باجماعت نمازوں کو جب تک مسجد میں جانے پر پابندی ہے گھروں میں جاری رکھنا اور جب مسجد جانے کی اجازت مل جائے گی تو مسجد کو آباد رکھنا اپنے پر پہلے سے بڑھ کر فرض کریں۔ عورتیں گھروں میں نمازوں کا خاص اہتمام کریں تا کہ بچے بھی اپنے سامنے نمونے دیکھنے والے ہوں ان کا بھی خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین بڑھے۔ گھروں میں درس و تدریس کا چند منٹ کے لئے سلسلہ جاری رہے تا کہ دینی علم بھی بڑھے اور علم و معرفت بھی بڑھے۔ اسی طرح ایم۔ٹی۔اے کے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف بھی توجہ رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا آجکل بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ایک مضمون ''حوادث طبعی یا عذاب الٰہی'' کو کرونا وائرس کی وباء پھیلی ہوئی ہے اس سے ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے بعد آفات اور بلاؤں کی تعداد بڑھی ہے اور اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے واضح فرمایا ہوا ہے کہ یہ آئیں گے اور تباہیاں آئیں گی۔ لیکن ان وباؤں کے اثرات کو دیکھنے والی جو اصل چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس سے عمومی طور پر دنیاداروں پر کیا اثر ہو رہا ہے۔ دنیاداروں کے تو ہوش و حواس گم ہو رہے ہیں۔ بڑی بڑی مضبوط حکومتوں کی معیشتیں اور نظام درہم برہم ہو گئے ہیں اور اس کے اثر سے اپنے عوام کی توجہ پھیرنے کے لئے جو وہ کوشش کر رہے ہیں وہ اور بھی زیادہ خطرناک ہے وہ ان کو جنگ اور معیشت کی مزید تباہی میں دھکیل دے گی۔ پس جب تک یہ لوگ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہیں کریں گے جس سے فسادوں کی کیفیت دور نہ ہو ایک کے بعد دوسری تباہی میں یہ لوگ خود ڈوبتے چلے جائیں گے۔ مذہبی غلطیوں کا مؤاخذہ تو قیامت کے دن ہے لیکن فتنہ و فساد اور حقوق غصب کرنا اور خدا کے بندوں کا استہزاء کرنا یہ بے چین کرنے والی تباہیاں لاتا ہے۔ ہمارا کام دعا کرنا اور دنیا کو سمجھانا اور اپنی حالتوں کو پاک بنانا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جس مضمون کی میں نے بات کی ہے اس میں جماعت احمدیہ کے لئے تنبیہ یہ کہ صرف احمدیت کا عنوان بچانے کے لئے کافی نہیں ہوگا بلکہ تقویٰ کی شرط بھی ساتھ لگی ہوئی ہے اور بشارت کا پہلو یہ ہے کہ جماعت میں جو عملی کمزوریاں آ چکی ہوں گی بڑی تیزی کے ساتھ ان کی اصلاح کی کوشش احمدی کرے گا۔

## خطبہ جمعہ: 29/مئی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ
## خلافت کے ساتھ احباب جماعت کا بے لوث تعلق

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور صرف نظام کا جاری ہونا ہی کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک خلیفہ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان اخلاص و وفا اور ارادت و مودت کا تعلق نہ ہو اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفہ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا ثبوت ہے اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے واقعات ہیں جہاں افرادِ جماعت اس بات کا اظہار کرتے ہیں اگر ان واقعات کو جمع کیا جائے تو بیشمار ضخیم جلدیں اس کی بن جائیں گی۔ اب میں چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

ایڈیٹر صاحب البدر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی علالت کے ایام کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ان ایام میں خدام کے خطوط عیادت کے کثرت سے آرہے ہیں اور ان خطوں پے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا میں ان سب کے واسطے دعا کرتا ہوں جو عیادت کا خط لکھتے ہیں۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی لکھتے ہیں میں نے تو ایک روز جناب باری میں عرض کی تھی کہ اے مولا حضرت نوح کی زندگی کی ضرورتیں تو مختص المقام تھیں اور اب تو ضرورتیں جو پیش ہیں ان کو بس تو ہی جانتا ہے ہماری عرض قبول کر اور ہمارے امام کو نوح کی سی عمر عطا کر۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں 1924ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یورپ کے سفر پر تشریف لائے تھے۔ بابو سراج دین صاحب سٹیشن ماسٹر لکھتے ہیں کہ میرے آقا ہم دور ہیں مجبور ہیں اگر ممکن ہوتا تو حضور کے قدموں کی خاک بن جاتے تا کہ جدائی کے صدمے نہ سہتے۔ آقا! میں چار سال سے دارالامان نہیں گیا تھا مگر دل کو تسلی تھی کہ جب چاہوں گا حضور کی قدم بوسی کر لوں گا لیکن اب ایک دن مشکل ہو رہا ہے۔ اللہ پاک حضور کو بخیر مظفر جلدی واپس لائے۔

خلافت ثالثہ کا زمانہ آیا تو ایک احمدی خاتون تھیں امریکہ کی سسٹر نعیمہ لطیف ان کو خلافت اور خلیفہ وقت سے عشق کی حد تک پیار تھا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کو اولین ترجیح دیتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی امریکہ کے دورے کے دوران ایک یونیورسٹی میں پردے کی اہمیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب سن کر اسی وقت حجاب لے لیا اور اس زمانہ میں اپنے علاقہ میں وہ واحد خاتون تھیں جو اسلامی پردے میں نظر آتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا زمانہ آتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ افریقہ میں جو عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں یہ پرانے واقفین کی قربانیوں سے پیدا ہوئی ہیں اور ان کا تصور وہاں کی جماعتیں بھی نہیں کر سکتی تھیں کتنی حیرت انگیز ملک کے اندر تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ بعض احمدی بڑے بڑے صاحب تجربہ اور اپنے ملکوں کی حکومتوں میں بااثر، انہوں نے مجھے بتایا کہ خود ہمیں بھی علم نہیں تھا کہ ہماری قوم احمدیت سے محبت اور تعاون میں اتنا آگے بڑھ چکی ہے اور اتنا زیادہ وہ اس وقت تیار ہے کہ اسے پیغام پہنچایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میرے وقت کی باتیں ہیں۔ نائیجیریا کا 2004ء کا میں نے دورہ کیا۔ دو دن کا دورہ تھا۔ پہلے پروگرام نہیں تھا اتفاق سے اور مجبوری سے بن گیا کیونکہ فلائٹ وہاں سے ملتی تھی لیکن وہاں جا کے یہ احساس ہوا کہ یہاں آنا بڑا ضروری تھا نہ آتے تو بڑا غلط ہوتا۔ یہ خیال نہیں تھا کہ میرے جانے پر وہاں دور دور سے لوگ آسکیں گے لیکن صرف دو گھنٹے کیلئے وہ مجھے ملنے کیلئے آئے اور تقریباً تیس ہزار کے قریب مرد و زن جمع ہو گئے اور ان کے جو اخلاص و وفا کے نظارے تھے جو ہم نے دیکھے وہ بھی قابل دید تھے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں براہ راست جب دیکھا تو ایسا اظہار کیا کہ حیرت ہوتی تھی۔ واپسی کے وقت دعا میں بعض خواتین اور لوگ اتنے جذباتی تھے اور اس طرح تڑپ رہے تھے کہ حیرت ہوتی تھی اور یہ محبت صرف خدا تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔

آخر پر حضور انور نے 27 مئی سے ایک نئی ترتیب کے ساتھ ایم.ٹی.اے کے مختلف ریجنز کے اعتبار سے آٹھ چینلز میں تقسیم کئے جانے کا اعلان فرماتے ہوئے اس کی تفصیل بیان فرمائی نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ اس نظام میں برکت ڈالے اور ایم.ٹی.اے کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

# موجودہ عالمی بحران اور وباؤں کی حقیقت ایک جائزہ

﴿محمد عبد الباقی ۔سابق ایڈیشنل ڈسٹرک اینڈ سیشن جج﴾

بانی جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

**”جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اُس وقت کی توبہ قبول ہوتی ہے۔اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ ابھی اس عذاب الٰہی کا دُنیا میں صرف آغاز ہی ظاہر ہوا ہے اور اس کا انتہا اور غایت نہایت ہی سخت ہے لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ اُس خاص ہلاکت کے وقت سے پہلے خدا کی طرف رجوع کر لیں اور خدا اور رسول اور امام وقت کی اطاعت کریں اور توبہ و ترک معصیّت دعا و استغفار کے ساتھ اس کا دفعیہ چاہیں اور اپنے اندر ایک نیک و پاک تبدیلی پیدا کریں تا کہ اِس ہولناک عذاب سے محفوظ رہیں۔“**

(حقِیقۃُ الوَحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 427)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اُس کی عبادت کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی ’اور مَیں نے جنّ وانس کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے‘۔اسی تعلق سے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت یعنی نماز کو شروع کرنے سے پہلے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (الانعام:80) یعنی ’مَیں تو یقیناً اپنی توجہ کو اس کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہوئے پھیر چکا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور مَیں مشرکوں میں سے نہیں ہوں‘۔ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

پھر اپنی حقیقی قربانی سے پہلے اس بات کا ذکر کرنا ضروری قرار دیا ہے کہ اس کی نماز و زندگی اور موت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) یعنی تو کہہ دے کہ میری عبادت میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں واضح طور پر یہ بھی فرماتا ہے کہ وہ اپنا عذاب بھیجنے سے پہلے لوگوں کی اصلاح اور مخلوق کو ہوشیار کرنے کیلئے اپنا نبی بھیجتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) یعنی ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ انسان کو حکماً ارشاد فرماتا ہے کہ ”حقوق اللہ“ اور ”حقوق العباد“ کو سمجھے اور اس پر عمل درآمد کرے۔وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء:37) یعنی اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

الغرض انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے تعلق سے الگ الگ جو حقوق دیئے گئے ہیں۔اُسے چاہئے کہ ایمانداری اور انصاف کے ساتھ ان پر عمل درآمد کرے۔لیکن آج کیا ہو رہا ہے؟ اکثر انسان اپنے پیدا کرنے والے ربُّ العالمین کو بھلا کر، اپنے دنیاوی آقا، اپنے حاکم، ماں باپ، بیوی بچوں، اپنے ہاتھوں سے بنائے گئے بتوں، مزاروں، ڈھونگی سادھو سنتوں، نام نہاد پریوں، بزرگوں وغیرہ کی جھوٹی

عبادتوں میں مشغول ہو کر اپنے پیدائش کے اہم مقاصد اور اغراض کو بھول گئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے تعلق سے بتائے گئے حقوق و فرائض کو چھوڑ کر، ناانصافی سے اور اپنی طاقت اور دولت کا استعمال اس کے مخالف سمت میں کرنے میں مگن ہیں۔

اب موجودہ عذاب الٰہی (جو مختلف اقسام کے وباؤں کے نام سے پکارے جا رہے ہیں اور مختلف ممالک کے بیچ جو ظلم و فسادات برپا ہو رہے ہیں) جن میں کرونا وائرس، اور تیسری عالمی جنگ کی تیاریاں بھی شامل ہیں، ان کا کارن (وجہ) کیا خود انسان نہیں ہے؟ یہ آج کے دور میں ایک نہایت ہی اہم اور قابل غور سوال ہے۔

(1) سب سے پہلے تو تمام مذاہب کے عالموں نے ایک دوسرے کے مذہب کے معبودوں اور نبیوں اور اوتاروں کی عزت کرنے کی بجائے ان سے مذاق اور ٹھٹھا اپنا پیشہ بنا لیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اسے آپس میں نفرت پھیلانے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ جو کہ ان کی مذہبی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اس تعلق میں قرآن کریم نے انسانوں کو واضح حکم دیا ہے کہ تم مشرکین کے معبودوں کو بھی برا بھلا مت کہو۔ اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ بھی تمہارے خدا کو برا بھلا کہیں گے بلکہ گالیاں دیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم اپنے متبعین کو دنیا کے تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام: 109) یعنی اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ انہیں اُس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

(2) دوسرے یہ ایک تلخ تر حقیقت ہے کہ آج دنیا میں شرک و بدعت اور بت پرستی کا بول بالا ہے۔ اس تعلق سے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں واضح طور پر فرماتا ہے کہ وہ شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر اپنے بندوں کی بڑے سے بڑے گناہوں کو بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ (النساء: 117) یعنی یقیناً اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور جو اُس کے سوا ہے معاف کر دیتا ہے جس کے لئے چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو وہ یقیناً دور کی گمراہی میں بہک گیا۔ شرک اور بت پرستی کے معنے خدا کے علاوہ کسی دوسرے وجود کے آگے اپنا سر ٹیکنا اور اس کی عبادت اور پوجا کرنا اور ان سے اپنی منتیں مانگنا ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے شرک کو سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

(3) تیسرے یہ کہ آج دنیا ایک بارود کے ڈھیر پر ہی نہیں بیٹھی ہے بلکہ ہم سب جانتے اور مانتے ہیں کہ موجودہ دور میں شرک و بدعت، بت پرستی اور فتنہ و فساد کے ساتھ ساتھ انسان کے درمیان تعصب کی آگ بھی ایک وباء سے کم کی صورت اختیار نہیں کر چکی اور اپنی تباہی کے لگھار پر بیٹھی ہے۔ جس میں آج دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک شامل ہو چکے ہیں۔ جن میں ہندوستان، پاکستان، امریکہ، روس، چین، جاپان، انگلینڈ، عراق، ایران، افغانستان وغیرہ کے ناموں کو خاص طور پر شمار کیا جا سکتا ہے جہاں تعصب، فتنہ و فساد کے ساتھ ساتھ شرک و بدعت اور بت پرستی وغیرہ حد سے زیادہ پھیلتی جا رہی ہے۔ ان کی یہ حالت کس انجام کو پہنچے گی خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ آدمی آدمی سے، سماج سماج سے، ملک ملک سے، امیر غریب سے، مسلمان ہندو سے اور ہندو مسلمان سے، مسلمان مسلمان سے فرقوں کے نام پر اور ہندو ہندو سے ذات پات کے نام پر، سکھ و عیسائی خود باہم ایک دوسرے فرقوں سے، کالے گوروں سے، اور پھر باہم سبھی ایک دوسرے سے تعصب اور نفرت کی آگ میں جل رہے ہیں اور ان کے درمیان ظلم، فتنہ اور فساد کا دور زوروں پر جاری ہے۔ قرآن کریم کے مطابق ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (الروم: 41) یعنی ”لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں بدیاں کمائیں ان کے نتیجہ میں فساد خشکی پر بھی غالب آ گیا اور تری پر بھی تا کہ وہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزا

چھائے تاکہ شاید وہ رجوع کریں۔'' کی پیشگوئی ہر معنی میں پوری ہورہی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دوری اختیار کرنے کی وجہ سے انسانوں میں پیار ومحبت، اخوت وانسانیت باہم ہمدردی مٹتی چلی جارہی ہے اور انسان ایک لحاظ سے حیوان سے بدتر ہوچلا ہے۔

خدا کا قانون ہے، جس کے تعلق سے قرآن کریم کے حوالہ سے مولانا عبدالکلام آزاد صاحب مرحوم بھی اپنی تفسیر ترجمان القرآن میں واشگاف الفاظ میں واضح طور پر لکھے ہیں کہ جب مذکورہ بالا حالات پیدا ہوجاتے ہیں تو خدا تعالیٰ انسان کی اصلاح کے لئے اپنا نبی و رسول کو بھیجتا ہے اور یہی عقیدہ ہندوؤں اور دیگر مذاہب کا بھی ہے۔ سبھی مذاہب کے عالموں کا بھی بالاتفاق یہ ماننا ہے کہ آج کے دور میں دھرم کا ناش ہوچکا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کی ضرورت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سبھی مذاہب کے لوگ دیکھنے سننے اور محسوس کرنے کے باوجود اپنے خالق حقیقی ربُّ العالمین کی طرف رجوع نہیں کررہے ہیں۔ اس تعلق سے قرآن کریم کے الفاظ میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے آنکھوں، کانوں، اور دلوں پر مہر کردی ہے اور انسان بہرے، گونگے اور اندھے ہوچکے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (البقرۃ:8) یعنی اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اور ان کی شنوائی پر بھی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے۔ اور فرمایا۔ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (البقرۃ:19) یعنی وہ بہرے ہیں، وہ گونگے ہیں، وہ اندھے ہیں، پس وہ نہیں لوٹیں گے۔

مذکورہ بالا تمام حالات کے پیش نظر ہی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے آج سے قریباً ایک سو تیس سال پہلے واضح طور پر فرمایا تھا کہ

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

اور پھر وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور امام الزماں آپؑ کو مبعوث کیا گیا ہے۔ آپؑ کا انکار ہی موجودہ ہلاکت اور تباہی کی وجہ ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

کیوں غضب بھڑکا خُدا کا؟ مُجھ سے پُوچھو غافلو!
ہوگئے ہیں اس کا موجِب میرے جھٹلانے کے دن

ہم سب جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ قرآن کریم کی رُو سے خدا کے نبی کا انکار خود خدا تعالیٰ کا انکار ہوتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے مرسلین کا سب سے بڑا فریضہ اللہ تعالیٰ کے روشن چہرہ کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ پس جس نے کسی نبی کا انکار کیا اُس نے دراصل اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھا ہے اور نہ پہچانا ہے۔ اس کی حقیقت کو جاننے کیلئے صرف اور صرف خدا خوفی، نیکی اور تقویٰ کے ساتھ ساتھ عاجزی اور انکساری کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ان حالات کے پیش نظر ہی ایک شاعر کے الفاظ میں یہاں پر بجا طور پر یہی کہا جاسکتا ہے۔

جن چراغوں سے تعصّب کا دھواں اٹھتا ہو!
ان چراغوں کو بجھادو تو اُجالے ہوں گے!!

اب تصویر کا دوسرا رخ جو آج میڈیا کے ذریعہ سے دنیا کے حالات دیکھنے اور سننے کو مل رہے ہیں، اس کے مطابق خدا اور اس کے نبیوں کو ماننے والے اور ان کے انکاری، کیا کالے اور کیا گورے قوموں کے لوگ، کیا دنیا کے مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کے باشندے، الغرض دنیا کی سبھی قوموں اور ان کے سبھی طبقات کے لوگ اپنے خیالی ومصنوعی پیدا کرنے والے کے سامنے، اپنے سروں کو ٹیکتے، ان سے معافی مانگتے، ان کی پوجا وعبادت کرتے اور اپنی دلی تمنّائیں مانگتے ہوئے اور ان کے سامنے مجبور اور لاچار زمین کے ہر خطے میں دکھائی دے رہے ہیں اور میڈیا والے اس تعلق سے اپنے اخبارات، ٹی، وی۔ چینلوں، وہاٹس اپ، فیس بک وغیرہ پر بڑی بڑی سرخیاں لگا رہے ہیں۔ بیشک یہ دوسرا رخ وقتی اور بناوٹی کیوں نہ ہو، ان حالات کے پیش نظر تو یہی کہا جاسکتا ہے۔ (مؤمن) ۔

جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ موجودہ تباہ کن عذابوں اور وباؤں کے وجوہات اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ لوگوں نے دنیا میں قبل ازیں واقع ہونے والی ہلاکت، تباہی اور ہلاک ہونے والے لوگوں کی تاریخی وجوہات ومشاہدات سے خداخوفی، نیکی، تقویٰ اور ایمانداری کے ساتھ سبق حاصل نہیں کیا اور عبرت نہیں پکڑی۔ بلکہ اس کے برعکس اپنے پیدا کرنے والے ربُّ العالمین خداتعالیٰ اوراس کے نبیوں اور اَوتاروں اور دھرم گرنتھیوں کی تعلیمات وہدایات کواپنانے کی بجائے ان سے مذاق اور ٹھٹھا کیا ہے اور سبھی نے بیجا تکبّر کواپنا اسوۂ بناتے ہوئے اپنے مصنوعی خداؤں کی عبادات اختیار کرلیا۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

دنیاکے موجودہ حالات کے پیش نظر لوگوں کی آگاہی کیلئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پیشگوئیوں میں سے صرف ایک پیشگوئی یہاں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

**''اَے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اَے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اَے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کوگرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کوجمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تاتم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔''**

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 269)

موجودہ اور آئندہ نازل ہونے والے عذاب الٰہی اور وباؤں سے بچنے کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے نسخہ کے رُو سے انسان کا صدق دل سے اپنے مولائے حقیقی کے سامنے سچی توبہ واستغفار اور خداخوفی کے ساتھ دعا کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے۔ اس تعلق سے لگاتار ہمارے موجودہ خلیفہ اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود بھی اور تمام بزرگان سلسلہ اور افراد جماعت کے ساتھ خاص دعاؤں میں کوشاں ہی نہیں بلکہ اپنے خطبات میں بار بار توجہ دلا رہے ہیں اور تحریک فرمارہے ہیں اور ساتھ ہی لوگوں کو گزشتہ ہلاکت اور تباہی سے سبق حاصل کرنے کے تعلق سے نصیحت اور تلقین وتنبیہ فرماتے ہیں۔

**''پس ہمیں ان حالات میں بھی جو آج کل اس وبا کی وجہ سے ہیں اور ہر ایک اس سے متاثر ہے..... ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے لیے دعاؤں کا راستہ کھلا ہے۔ ہمیں اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دعاؤں کا راستہ کھولا ہے اور خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔ اگر خالص ہو کر اس کے آگے جھکا جائے تو وہ قبول کرتا ہے، کس رنگ میں قبول کرتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ عمومی طور پر اپنے لیے، اپنے پیاروں کے لیے، اپنے عزیزوں کے لیے، جماعت کے لیے اور عمومی طور پر انسانیت کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں۔''** (خطبہ جمعہ 10/اپریل 2020ء)

موجودہ حالات کے ہی تعلق سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ۔

کیا تضرّع اور توبہ سے نہیں ٹلتا عذاب
کس کی یہ تعلیم ہے دکھلاؤ تم مجھ کو شِتاب
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اِس سَیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

حضرت مصلح موعودؓ نصیحت کے طور پر فرماتے ہیں۔

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا!
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا!!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد دنیا کو اس وباء سے نجات دلائے اور ہمیں اسلام واحمدیت کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

محمد کلیم خان
مبلغ انچارج
حیدرآباد دکن

# قرآن کریم اور توحید الٰہی

اللہ تعالیٰ کے وجود کا تصور تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کی ''توحید'' کا مسئلہ بھی کافی اہمیت رکھتا ہے۔ تمام مذاہب والے اپنا دعویٰ رکھتے ہیں کہ ہم خدائے واحد کے قائل ہیں۔ اس کی تفصیل میں اگر جائیں تو کئی سوالات ایسے کھڑے ہوتے ہیں جو ''توحید'' کی روح کو جواب دینے والے ہوتے ہیں مگر زبانی دعویٰ تمام اہل مذاہب کا یہی ہے کہ ہم ''توحید'' الٰہی کے قائل ہیں۔

## توحید کی اہمیت:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ

''لوگوں میں یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ توحید کے متعلق مختلف مذاہب میں اصولی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مسلمان بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کئی مذاہب ایسے ہیں جو توحید کے قائل نہیں۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ توحید کی تفصیل اور تشریح میں اختلاف ہو مگر اصولی طور پر تمام مذاہب کے لوگ توحید کے قائل ہیں۔ حتیٰ کہ جن مذاہب کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ توحید کے خلاف ہیں۔ وہ بھی دراصل توحید کے قائل ہیں۔'' (انوارالعلوم جلد 10 صفحہ 565)

مذہب اسلام کی کتاب قرآن کریم ہے۔ اور توحید باری تعالیٰ کے مضمون کو قرآن کریم نے جس انداز میں پیش فرمایا ہے۔ اُس کی شان نرالی ہے۔ چنانچہ توحید اسلامی کا چارٹر (charter) اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص میں یوں بیان فرمایا ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.. حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی لطیف تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے نہ کوئی ذات اُس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے۔ نہ کسی چیز کے صفات اُس کی صفات کے مانند ہیں۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154)

قرآن کریم نے توحید الٰہی کا اعلیٰ معیار پیش فرمایا ہے۔ کوئی لفظی تکلفات کیلئے نہیں بلکہ اس کے تقاضوں میں ایک اعلیٰ عرفانی مغز بھی ہے۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

''یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا کوئی مُعِز اور مُذِل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلّل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہوسکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیّت اور الوہیّت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبّت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا۔ اور اسی میں کھوئے جانا۔''

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 350)

انبیاء کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہے کہ ''توحید الٰہی'' قائم ہو۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 29)

عصر حاضر کا تقاضا ہے کہ توحید قائم ہو اور تو اور خود مسلمانوں نے توحید کا چارٹر (charter) رکھتے ہوئے اس مضمون (توحید) کو

فراموش کر دیا ہے۔جس کو دوبارہ قائم کرنے کیلئے آسمانی نشانوں کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدیؑ کو مبعوث فرمایا ہے۔توحید کے بالمقابل شرک کا مضمون آتا ہے۔چنانچہ ایک دلچسپ واقعہ کا مطالعہ کرنا حالات کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیتا ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''سید عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس ایک عورت آئی اور آ کر کہا میرے بچے کیلئے دعا کرو کہ صحت یاب ہو جائے۔انہوں نے کہا دعا کریں گے۔اور وہ چلی گئی لیکن وہ پھر آئی اور کہا میرا لڑکا تو مر گیا۔اس پر انہوں نے عزرائیل کو بُلایا۔وہ آئے تو کہا مَیں نے جو کہا تھا اس لڑکے کی جان نہیں نکالنی۔پھر کیوں نکالی؟ انہوں نے کہا مجھے ایسا ہی حکم تھا مَیں کیا کرتا۔اس پر اُسے پکڑنے لگے اور وہ بھاگا۔عزرائیل آگے آگے اور یہ پیچھے پیچھے گو یہ بعد میں اُڑے مگر عبدالقادر تھے۔اس کے قریب پہنچ ہی گئے۔وہ آسمان میں داخل ہونے ہی لگا تھا کہ انہوں نے پکڑ کر اس کی زنبیل چھین لی۔اور اُس لڑکے کی روح ہی نہیں بلکہ اس دن کی ساری روحیں جو اس نے قبض کی تھیں چھوڑ دیں۔وہ خدا کے پاس گیا اور جا کر رونے لگا کہ مجھ سے یہ جانیں نکالنے کا کام نہیں ہو سکتا۔خدا تعالیٰ نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ سید عبدالقادر نے مجھے ایک روح کے آزاد کرنے کو کہا تھا۔مَیں نے آزاد نہ کی تو انہوں نے چھین کر سب روحیں ہی آزاد کر دیں۔خدا نے یہ سنتے ہی کہا چپ چپ وہ کہیں یہ باتیں سُن نہ لے۔اگر وہ اگلی پچھلی ساری روحیں چھوڑ دے تو پھر ہم کیا کریں گے۔''

(ہستی باری تعالیٰ۔انوار العلوم جلد 6 صفحہ 281)

توحید کے مضمون کو سمجھنے میں عوام تو الگ رہے بعض علماء نے بھی دھوکے کھائے ہیں۔اور دھوکہ کھلاتے رہے ہیں۔الٰہی راہنمائی کی تو ایسے وقت میں ضرورت تھی چنانچہ اس مضمون کو سمجھنے کا عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا تھا۔اسی کارنامہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ

''علماء تسلیم کرتے تھے کہ کسی میں خدائی صفات تسلیم کرنا بھی شرک ہے مگر یہ صرف منہ سے کہتے تھے بڑے سے بڑے توحید پرست وہابی بھی حضرت مسیحؑ کو ایسی صفات دیتے تھے جو خدا سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔مثلاً یہ کہتے کہ وہ آسمان پر کئی سو سال سے بیٹھے ہیں۔نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ان پر کوئی تغیّر آتا ہے۔اور یہ بھی مانتے ہیں کہ بعض انسانوں نے مُردے زندہ کئے تھے اور مسیح نے تو علاوہ مُردے زندہ کرنے کے پرندے بھی پیدا کئے تھے۔

بڑے بڑے عالم اور دین کے ماہر یہ مانا کرتے تھے کہ چیزوں پر اتکال کرنا یعنی یہ سمجھنا کہ کوئی چیز اپنی ذات میں فائدہ پہنچا سکتی ہے یہ بھی شرک ہے۔مثلاً اگر کوئی یہ سمجھتا ہے فلاں دوائی بخار اُتار دے گی تو وہ شرک کرتا ہے۔اصل میں یوں سمجھنا چاہئے کہ فلاں دوائی خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے اثر سے فائدہ دے گی۔کیونکہ جب تک ہر چیز میں خدا کا ہی جلوہ نظر نہ آئے اس وقت تک اس سے فائدہ کی امید رکھنا شرک ہے۔

یہ شرک کی بہت عمدہ تعریف ہے۔مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے بھی اوپر تعریف بیان کی ہے جس کی نظیر پچھلے سوسال میں نہیں ملتی۔آپ نے توحید کے متعلق مختلف کتابوں میں مضامین لکھے ہیں۔ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جو باتیں لوگوں نے بیان کی ہیں ان کے اوپر اور ان سے بالا ایک اور درجہ کامل توحید کا ہے۔آخری درجہ پچھلے علماء نے توحید کا یہ بیان کیا تھا کہ ہر چیز میں خدا کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آئے۔گو یہ صحیح ہے مگر ہے آخر اپنا خیال ہی۔کیونکہ جو شخص اپنے ذہن میں یہ خیال جماتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے وہ اس توحید کو خود پیدا کر رہا ہے اور اپنی پیدا کی ہوئی توحید کامل توحید نہیں کہلا سکتی۔توحید وہی کامل ہوگی کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف جلوہ گر ہو۔اور جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ خود ماسویٰ کو مٹا ڈالے اور یہی توحید، اصلی توحید ہے اور اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور قرآن کریم نے اور تمام انبیاء نے پیش کیا ہے یعنی بندہ اللہ تعالیٰ کے اس قدر قریب ہو جائے کہ اسے اس امر کی ضرورت نہ رہے کہ وہ سوچے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے بلکہ خدا تعالیٰ اپنے ایک ہونے کو خود اس کے لئے ظاہر کر دے۔اور ہر چیز میں خدا تعالیٰ اس کے لئے اپنا ہاتھ دکھائے۔اور ہر چیز اس کے لئے بطور شفاف شیشہ کے ہو جائے کہ جس طرح وہ

اپنے آپ کو بیچ میں سے غائب کر دیتا ہے اور اس کے پرے ہر چیز نظر آنے لگتی ہے۔ اسی طرح تمام دنیا کی اشیاء ایسے انسان کے لئے بہ منزلہ آئینہ ہو جائیں۔ اور وہ اپنے خیال سے ان میں اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کو خاص طور پر ظاہر کر کے ہر چیز میں سے اسے نظر آنے لگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ خالی عقیدہ رکھنا کہ ہر چیز میں خدا کا ہاتھ ہے یہ اعلیٰ توحید نہیں۔ بلکہ کمال توحید یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز میں سے اپنا ہاتھ دکھائے۔ جب ایسا ہو تب خدا تعالیٰ واقعہ میں ہر چیز میں نظر آتا ہے، محض ہمارا خیال نہیں ہوتا۔

یہ ایسی توحید ہے جو عقیدہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ انسان کے تمام اعمال پر حاوی ہے ایک مسلمان کی اخلاقی، تمدنی، سیاسی، معاشرتی غرضیکہ ہر قسم کی زندگی پر حاوی ہے۔ جب انسان کھانا کھائے تو خدا اس کھانے میں اپنا جلوہ دکھا رہا ہو اور کھانے کی تمام ضرورتوں اور اس کی حدود کو اس پر ظاہر کر رہا ہو اور اپنا جلال دکھا رہا ہو، جب پانی پئے تو بھی اسی طرح ہو، جب دوستوں سے ملے تب بھی ایسا ہی ہو۔ غرض ہر ایک کام جو وہ کرے خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہو اور اس میں اپنی قدرت اس کے لئے ظاہر کر رہا ہو۔

یہ کامل توحید کا درجہ ہے۔ جب کسی کو یہ حاصل ہو جائے تو اس کے بعد کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔ اور اسی توحید پر ایمان لانا مدار نجات ہے۔ اور اسی کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ ہے کہ

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:192)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور پہلوؤں پر بھی اور زمین اور آسمانوں کی پیدائش کے متعلق فکر کرتے ہیں، خدا ان کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور وہ بے اختیار ہو کر پکار اٹھتے ہیں۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے ہمارے رب! یہ چیزیں جو تو نے بنائی تھیں لغو نہ تھیں۔ ان کے ذریعہ ہم تجھ تک آ گئے ہیں۔ تو پاک ہے اب ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم اس مقام سے ہٹ جائیں اور ہجر کی آگ ہمیں بھسم کر دے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 127 تا 129)

اس مضمون کو ایک اور طرح سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ

"حقیقی توحید صرف یہ نہیں کہ صرف منہ سے خدا کے ایک ہونے کا اقرار کیا جائے اور شرک صرف اس بات میں محدود نہیں کہ کسی بُت یا انسان یا سورج یا پہاڑ یا دریا کو خدا مان کر اس کے سامنے سجدہ کیا جائے۔ بلکہ یہ چیزیں صرف موٹے طور پر توحید اور شرک کو بیان کرتی ہیں۔ اور توحید اور شرک کی حقیقی تشریح ان سے بہت زیادہ وسیع اور بہت زیادہ گہری ہے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ اصلی توحید یہ ہے کہ انسان نہ صرف منہ سے خدا کے ایک ہونے کا قائل ہو بلکہ اس کی کامل محبت اور کامل خوف اور کامل بھروسہ صرف خدا کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ کہ شرک صرف یہ نہیں کہ کسی بُت وغیرہ کی پرستش کی جائے بلکہ حقیقی شرک میں یہ بات بھی داخل ہے کہ انسان کسی چیز کی ایسی عزت کرے جو خدا کی کرنی چاہئے اور کسی چیز کے ساتھ ایسی محبت کرے جو خدا سے کرنی چاہئے اور کسی چیز سے ایسا خوف کھائے جو خدا سے کھانا چاہئے اور کسی چیز پر ایسا بھروسہ کرے جو خدا پر کرنا چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

ہر چہ غیرِ خدا بخاطر تست
آں بُتِ تُست اے بایماں سست
پر حذر باش زیں بتان نہاں
دامن دل زدست شان برہاں

"یعنی ہر وہ چیز کہ جو خدا کے مقابل پر تیرے دل میں جگہ پائے ہوئے ہے۔ وہ تیرے دل کا ایک مخفی بُت ہے۔ مگر اے کمزور ایمان والے شخص تو اُسے سمجھتا نہیں۔ تجھے چاہئے کہ اپنے ان مخفی بتوں کی طرف سے ہوشیار رہے اور اپنے دل کے دامن کو ان کی گرفت سے بچا کر رکھے۔"

آپ نے بار بار اور کثرت کے ساتھ بیان کیا کہ مثلاً اگر کوئی شخص

بیمار ہو کر اپنے ظاہری علاج معالجہ پر اتنا بھروسہ کرے کہ گویا خدا کو بھلا ہی دے اور ساری طاقت اور ساری شفاء دوائی میں ہی سمجھنے لگ جائے۔ تو وہ بھی ایک قِسم کے مخفی شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیونکہ وہ دوائی کو وہ درجہ دیتا ہے جو خدا کو دینا چاہئے آپ نے لکھا کہ اسلام اسباب کے اختیار کرنے سے نہیں روکتا بلکہ حکم دیتا ہے کہ کسی مقصد کے حصول کیلئے جو اسباب خدا کی طرف سے مقرر ہیں وہ انہیں استعمال کرو کیونکہ وہ بھی خدا کے پیدا کردہ ذرائع ہیں۔ مگر اسلام ان اسباب پر تکیہ کرنے سے اور انہیں کامیابی کا آخری ذریعہ قرار دینے سے منع کرتا ہے۔ بلکہ ہدایت دیتا ہے کہ اصل بھروسہ صرف خدا پر رکھو جس نے یہ سارے اسباب پیدا کئے ہیں۔ اور جو اس دنیا کی آخری علت العلل ہے۔" (سلسلہ احمدیہ جلد اوّل: صفحہ 255 تا 256)

تاہم توحید الٰہی پر مشتمل قرآن کریم کی تعلیم صرف کتاب تک بھی محدود نہیں۔ بلکہ اس کو عمل کر کے دکھانے کا سب سے اعلیٰ نمونہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔

**اوّل:** جب غزوۂ اُحد کے وقت ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ کفار غلط فہمی کا شکار ہو کر یہ سمجھنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ کفار کی طرف سے توحید کے خلاف آوازیں اٹھنے لگیں۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ "ابوسفیان نے بڑے زور سے آواز دی اور کہا ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بات کا جواب نہ دیا تا ایسا نہ ہو دشمن حقیقتِ حال سے واقف ہو کر حملہ کر دے اور زخمی مسلمان پھر دوبارہ دشمن کے حملہ کا شکار ہو جائیں جب اسلامی لشکر سے اس بات کا کوئی جواب نہ ملا تو ابوسفیان کو یقین ہو گیا کہ اُس کا خیال درست ہے۔ اور اس نے بڑے زور سے آواز دیکر کہا ہم نے ابوبکرؓ کو مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو بھی حکم فرمایا کہ کوئی جواب نہ دیں۔ پھر ابوسفیان نے آواز دی ہم نے عمرؓ کو بھی مار دیا۔ تب عمرؓ نے جو بہت جوشیلے آدمی تھے انہوں نے اُس کے جواب میں یہ کہنا چاہا کہ ہم لوگ خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اور تمہارے مقابلہ کیلئے تیار ہیں۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کو تکلیف میں مت ڈالو اور خاموش رہو۔ اب کفار کو یقین ہو گیا کہ اسلام کے بانی کو بھی اور ان کے دائیں بائیں بازو کو بھی ہم نے مار دیا ہے۔ اس پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے خوشی سے نعرہ لگایا۔ اُعْلُ ھُبَلُ۔ اُعْلُ ھُبَلُ۔ اُعْلُ ھُبَلُ۔ یعنی ہمارے معزز بت ہبل کی شان بلند ہو کہ اُس نے آج اسلام کا خاتمہ کر دیا ہے۔ وہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی موت کے اعلان پر ابوبکرؓ کی موت کے اعلان پر اور عمرؓ کی موت کے اعلان پر خاموشی کی نصیحت فرما رہے تھے تا ایسا نہ ہو کہ زخمی مسلمانوں پر پھر کفار کا لشکر لوٹ کر حملہ کر دے۔ اور مٹھی بھر مسلمان اُس کے ہاتھوں شہید ہو جائیں۔ اب جبکہ خدائے واحد کی عزّت کا سوال پیدا ہوا اور شرک کا نعرہ میدان میں مارا گیا تو آپ کی روح بیتاب ہو گئی اور آپؐ نے نہایت جوش سے صحابہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں یارسول اللہ ہم کیا کہیں۔ فرمایا کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ تم جھوٹ بولتے ہو کہ ہبل کی شان بلند ہوئی۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہی معزز ہے۔ اور اس کی شان بالا ہے۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 154 تا 155)

**دوم:** "شرک سے آپؐ کو اس قدر نفرت تھی کہ وفات کے وقت جبکہ آپ جان کندنی کی حالت میں مبتلاء تھے کہ آپ کبھی دائیں کروٹ لیٹتے اور کبھی بائیں کروٹ لیٹتے اور یہ فرماتے جاتے خدا ان یہودیوں اور نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ یعنی وہ نبیوں کی قبروں پر سجدہ کرتے ہیں اور اُن سے دعائیں کرتے ہیں آپ کا مطلب یہ تھا کہ میری قوم اگر میرے بعد ایسا ہی فعل کرے گی تو وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ میری دعاؤں کی مستحق ہوگی۔ بلکہ میں اس سے کلّی طور پر بیزار ہوں گا۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 241)

**سوم:** توحید کے عظیم علمبردار کی وفات کے بعد آپؐ کی تربیت کا یہ اثر تھا کہ پوری اُمت کو اسی موضوع (توحید) پر جھنجھوڑنے کیلئے یہ تاریخی واقعہ شاہد ہے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ملی تو آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی حالت کو حضرت مصلح موعودؓ

نے دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 233 اور 234 میں بیان فرمایا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ کے صحابہ توحید کی خاطر ہر قربانی کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ باجود اس کے کہ تمام صحابہ اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سُنکر سخت صدمے میں تھے مگر توحید کی خاطر تمام صحابہ یکدم خاموش ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ

’’توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 203)

پس توحید کا مضمون جو قرآن کریم سے نکلتا ہے۔ وہ قولی ہے جب کہ قرآن کریم جس آفتاب حقیقی ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 203) پر نازل ہوا وہ فعلی توحید ہے۔ یعنی اپنے عملی نمونہ سے قرآن کریم کی توحید کو دکھا دیا۔ نادان سمجھتا ہے کہ ’’توحید الٰہی‘‘ الگ مضمون ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ’’توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 203)

چنانچہ اسی مضمون کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ

’’ہم اس بات کو قطعاً محال جانتے ہیں کہ کوئی شخص عقل اور انصاف کی رو سے کسی دوسرے مذہب کو اسلام پر ترجیح دے سکے۔ نادان اور جاہل لوگ نفس امارہ کی تعلیم سے ایک بات سیکھ لیتے ہیں کہ صرف توحید کافی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ مگر یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے جس سے توحید پیدا ہوتی ہے اور خدا کے وجود کا اُسی سے پتہ لگتا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ اتمام حجت کو کون جانتا ہے اُس نے اپنے نبی کریم کی سچائی ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان نشانوں سے بھر دیا ہے اور اب اس زمانہ میں بھی خدا نے اس ناچیز خادم کو بھیج کر ہزار ہا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے ظاہر فرمائے ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں تو پھر اتمام حجت میں کونسی کسر باقی ہے۔ جس شخص کو مخالفت کرنے کی عقل ہے وہ کیوں موافقت کی راہ کو سوچ نہیں سکتا اور جو رات کو دیکھتا ہے کیوں اُس کو روز روشن میں نظر نہیں آتا۔ حالانکہ تکذیب کی راہوں کی نسبت تصدیق کی راہ بہت سہل ہے ہاں جو شخص مسلوب العقل کی طرح ہے اور انسانی قوتوں سے کم حصہ رکھتا ہے اس کا حساب خدا کے سپرد کرنا چاہئے اس کے بارہ میں ہم کلام نہیں کر سکتے۔ وہ اُن انسانوں کی طرح ہے جو خوردسالی اور بچپن میں مر جاتے ہیں مگر ایک شریر مکذب یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں نیک نیتی سے تکذیب کرتا ہوں۔ دیکھنا چاہئے کہ اس کے حواس اس لائق ہیں یا نہیں کہ مسئلہ توحید اور رسالت کو سمجھ سکے۔ اگر معلوم ہوتا ہے کہ سمجھ سکتا ہے مگر شرارت سے تکذیب کرتا ہے تو وہ کیونکر معذور رہ سکتا ہے۔ اگر کوئی آفتاب کی روشنی کو دیکھ کر یہ کہے کہ دن نہیں بلکہ رات ہے تو کیا ہم اُس کو معذور سمجھ سکتے ہیں۔ اِسی طرح جو لوگ دانستہ کج بحثی کرتے ہیں اور اسلام کے دلائل کو توڑ نہیں سکتے کیا ہم خیال کر سکتے ہیں کہ وہ معذور ہیں۔ اور اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے جو شخص زندہ اور مُردہ میں فرق کر سکتا ہے وہ کیوں اسلام کو ترک کرتا اور مُردہ مذہب کو قبول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمانہ میں بھی اسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے اور جیسا کہ اس بارہ میں مَیں خود صاحب تجربہ ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے؟!! کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔ ہزار ہا نشان خدا نے محض اس لئے مجھے دئے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے۔ میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اُس کی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 180 تا 182)

پس توحید حقیقی کا منبع نبی کا وجود ہوتا ہے۔ لاکھ کوئی کہے اور اقرار کرے لا الٰہ الا اللّٰہ مگر محمد رسول اللّٰہ ساتھ نہ کہے تو اقرار توحید تو ہے مگر حقیقی توحید نہیں۔ حقیقی توحید کیلئے ضروری ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ محمد رسول اللّٰہ کا اقرار بھی کرے۔ چنانچہ اس توحید خالص کے قیام کی تڑپ رکھنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بہت جامع الفاظ میں یوں بیان فرمایا کہ

”توحید کے قیام کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔ اور ساری زندگی اسی میں آپؐ نے گزاری۔ اور یہی آپ کی خواہش تھی کہ دنیا کا ہر فرد ہر شخص اس توحید پر قائم ہوجائے۔ اور اس زمانے میں بھی آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی پہچان اس تعلیم کی رو سے ہمیں کروائی۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خدائے واحد کی عبادت اور اس کے نام کی غیرت کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تبھی ہم حقیقت میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ پڑھنے والے کہلا سکتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 4 رفروری 2005ء۔ خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 70)

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اَصفیٰ نکلا

(درثمین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی توحید کا عرفان عطا فرمائے۔ آمین

## فضائل قرآن مجید

(درثمین: حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر مین فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

# 100 سال قبل
# جولائی 1920ء

### ❁ کمانڈران چیف ریاست نابھہ کی بیعت:

جناب خان محمد اوصاف علی صاحب سی آئی کمانڈران چیف نابھہ اسٹیٹ جو کہ مالیر کوٹلہ کے افغان خاندان کے معزز اور تعلیم یافتہ ریاست نابھہ میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (الفضل قادیان 15 جولائی 1920ء صفحہ 1)

### ❁ مدراس میں زخمی ہونے والا احمدی مبلغ

مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھری مبلغ سلسلہ کو مدراس میں ایک شرپسند نے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا تھا۔ ماہ جولائی میں وہ جماعت احمدیہ سکندر آباد میں مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے یہاں قیام پذیر تھے اور علاج جاری تھا۔ احباب جماعت کو دعاؤں کے حوالہ سے مکرم حکیم خلیل صاحب لکھتے ہیں کہ

”میرے ہمدردوں اور غم خواروں کو یہ اطلاع دے دیں کہ یہ خادم خدا کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ سر کا زخم مندمل ہو رہا ہے۔ کسی قدر باقی ہے۔ لیکن تبلیغی خدمت کے انجام دینے میں مانع نہیں ہے۔ ان دنوں سکندر آباد میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے یہاں مقیم ہوں۔ مدراس میں لوگوں نے میرے ساتھ بہت محبت و ہمدردی کا سلوک کیا۔ اور میری خدمت کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔“

(الفضل 26 جولائی 1920ء)

### ❁ جناب مولوی مبارک علی صاحب نائجیریا کیلئے روانہ

19 اگست بروز جمعرات جناب مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی (بنگالی) نائجیریا میں تبلیغ اسلام کی غرض سے روانہ ہوئے۔ احباب قادیان قصبہ کے باہر تک ان کو الوداع کرنے کے لئے گئے اور دعا کی گئی۔ مولوی صاحب سب سے مصافحہ کر کے روانہ ہوگئے۔

(الفضل 23 اگست 1920ء صفحہ 1)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ

# مکرم محمد طاہر صاحب مرحوم سابق ناظم مال وقف جدید قادیان

﴿محمد انور احمد واقف زندگی، انسپکٹر وصایا قادیان﴾

برادرم مکرم محمد طاہر احمد صاحب واقف زندگی نائب ناظر بیت المال آمد قادیان ولد مکرم محمد منصور احمد صاحب 1962ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے نانا مکرم سید حسین ذوقی صاحب مرحوم اور دادا مکرم بندہ علی صاحب مرحوم آف جڑچرلہ کے ذریعہ آئی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بیعت کرکے احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم محمد طاہر احمد صاحب نے دسویں کا امتحان جڑچرلہ ضلع محبوب نگر سے پاس کیا اور زندگی وقف کرکے 1982ء میں قادیان آ گئے۔ جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد 1989ء میں بیت المال آمد میں بطور انسپکٹر متعین ہوئے۔ اس دوران لمبے لمبے دورے کرکے ہندوستان کی جماعتوں کے افراد سے ذاتی رابطہ کرکے ان کو چندوں میں شامل کرنے کا طریقہ بے مثل تھا۔

اس کے بعد جامعۃ المبشرین میں سپریٹنڈنٹ مقرر ہوئے یہاں بھی طلباء کے ساتھ استاد اور شاگرد کے علاوہ ایک بھائی اور باپ جیسے تعلقات تھے جس کو ابھی بھی اُس دور کے طلباء یاد کرتے ہیں۔

پھر انسپکٹر وقف جدید کے طور پر 9 سال خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے بعد نائب ناظم مال وقف جدید اور ناظم مال وقف جدید کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتے ہوئے وقف جدید کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں بڑی محنت کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی کامیابی عطا کی۔ اس دوران سیکریٹری خدمت خلق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ بعدہٗ نائب ناظر بیت المال آمد کی حیثیت سے بیت المال کے مالی نظام کو مضبوط کرنے کیلئے محنت کرتے رہے۔

بہت ہی محنتی انسان تھے رات کا اکثر حصّہ سلسلہ کے کاموں میں صرف کرتے اور دن میں بھی دفتری کاموں میں لگے رہتے دورہ کے دوران جماعتوں میں قیام کرتے تو رات کو حساب کتاب کرتے اور دن میں احباب جماعت سے ملاقاتیں کرتے۔ ہندوستان کی جماعتوں میں کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جہاں آپ نہ گئے ہوں، ہر امیر غریب سے ملاقات کرتے اور ایک دفعہ ملاقات کرتے تو ہمیشہ یاد رکھتے۔ غرباء کے ذاتی حالات کا اچھی طرح علم رکھتے اور جہاں تک ممکن ہو اُن کی مدد کرنے کی پوری کوشش کرتے۔

مکرم ٹی امیرالدین صاحب انسپکٹر وقف جدید کیرالہ نے ان کے تعلق سے تحریر کیا ہے کہ۔

’’مکرم مولانا محمد طاہر احمد صاحب جیسا محنتی، سلسلہ کا درد رکھنے والا اور شفیق انسان شائد ہی کبھی دیکھا ہوگا۔ ان کے ساتھ لمبا عرصہ کام کرنے کی توفیق ملی ہر احمدی سے ان کا تعارف تھا صرف تعارف ہی نہیں بلکہ ہر امیر غریب کے حالات سے آگاہی رکھنا ان کی ایک خاص عادت تھی۔ خاص کر غرباء کے حالات کا ان کو بخوبی علم رہتا تھا کمال کی یادداشت تھی ایک بار ملتے تو ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔ خاص طور پر کیرالہ اور عام طور پر ہندوستان میں شائد ہی کوئی گھر ہوگا جہاں ان کے قدم نا پڑے ہوں۔ احباب جماعت سے بہت پیار سے بات کرتے، مزاحیہ مزاج کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے اس حقیقی سلطان نصیر کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔‘‘ آمین

مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

’’29-8-1985 کی بات ہے کہ ورنگل سے پہلی دفعہ قادیان آنے والے ہم چار طلباء کو لانے کیلئے نہایت نامساعد حالات میں ہڑتال والے دن حیدرآباد سے ٹرکوں میں سفر کرتے ہوئے ہمارے گاؤں نانچاری مڈور پہنچ کر ہمیں قادیان لائے۔ اُن کی حوصلہ افزائی سے کئی مبلغین اور معلمین آج سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور والدین اور اہل وعیال کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

# روحانی خزائن جلد ہفتم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیغام برائے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن مؤرخہ 10 اگست 2008ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

**”عزیزو! یہی وہ چشمہ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لُٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اُٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“ (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)**

**گزارش:** یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد ہفتم 335 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل تین عربی کتب شامل ہیں۔

**(1) تحفہ بغداد:** حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف جولائی 1893ء کی ہے اور روحانی خزائن جلد نمبر 7 کے صفحہ نمبر 01 تا 40 پر مشتمل ہے۔

ایک صاحب بنام سید عبدالرزاق قادری بغدادی نے حیدر آباد دکن سے ایک اشتہار اور ایک عربی خط عربی زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھجوایا۔ جس میں اُس نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کو خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے ایسے مدعی کو واجب القتل اور ”التبلیغ“ کو معارض قرآن قرار دیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اُن کے اشتہار اور خط کو نیک نیتی پر محمول کر کے محبت آمیز طریقہ سے جواب دیا اور اپنے دعویٰ ماموریت اور وفات مسیح ناصریؑ کا ثبوت اور امتِ محمدیہ میں مکالماتِ الٰہیہ اور سلسلہ مجددین کے جاری رہنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مکتوب کے لکھنے سے غرض یہ ہے کہ آپ اپنے خیالات کی اصلاح کریں اور اگر کسی بات کی حقیقت آپ پر ظاہر نہ ہو تو اس کے متعلق مجھ سے دریافت کریں۔ نیز لکھا کہ مولویوں کے فتاویٰ تکفیر سے دھوکا نہ کھائیں بلکہ میرے پاس آئیں اور بچشم خود حالات دیکھیں تا حقیقت کو پاسکیں اور اگر آپ لمبے سفر کی تکلیف برداشت نہ کر سکیں تو اللہ تعالیٰ سے میرے بارہ میں ایک ہفتہ تک استخارہ کریں۔ استخارہ کا طریق بتا کر فرمایا کہ استخارہ شروع کرنے کے وقت مجھے بھی اطلاع دیں تا مَیں بھی اس وقت دعا کروں اور اس رسالہ کے آخر میں حضورؑ نے دو قصیدے بھی تحریر فرمائے۔ پہلے قصیدہ میں آپؑ فرماتے ہیں۔

وَلَسْتُ أَخَافُ مِنْ مَوْتِيْ وَقَتْلِيْ
إِذَا مَاكَانَ مَوْتِيْ فِي الْجِهَادِ

مَیں اپنی موت اور قتل سے نہیں ڈرتا جبکہ میری موت جہاد میں ہو۔

پھر دوسرے قصیدے میں آپؑ فرماتے ہیں۔

كَمِثْلِكَ سَيِّدٌ يُؤْذِيْنَ عَجَبٌ
وَفِيْ بَغْدَادَ خَيْرَاتٌ كِفَاحُ

تیرے جیسا سردار مجھے ایذا دے تو تعجب ہے حالانکہ بغداد میں جوق درجوق بھلائیاں موجود ہیں۔

## (2) کرامات الصادقین:

یہ تصنیف لطیف 1893ء میں شائع ہوئی ہے۔ جو جلد ہفتم کے صفحہ 41 تا 164 پر مشتمل ہے۔ اشاعۃ السنۃ جلد 15 نمبر ایک بتاریخ 9 جنوری 1893 میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون لکھ کر شائع کیا تھا۔ جس کے جواب میں 30 مارچ 1893ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ

”میاں محمد حسین کو اس پر سخت اصرار ہے کہ یہ عاجز عربی علوم سے بالکل بے بہرہ اور کودن اور نادان اور جاہل ہے۔ اور علمِ قرآن سے بالکل بے خبر ہے۔ اور خداتعالیٰ سے مدد پانے کے تو لائق ہی نہیں کیونکہ کذّاب اور دجّال ہے اور ساتھ اس کے ان کو اپنے کمالِ علم اور فضل کا بھی دعویٰ ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 603)

اس اشتہار میں آپؑ نے صدق وکذب جانچنے کے لئے یہ تجویز تحریر فرمائی کہ ایک مجلس میں بطور قرعہ اندازی ایک سورۃ نکال کر اس کی فصیح زبان عربی اور مقفّٰی عبارت میں تفسیر لکھی جائے اور اس تفسیر میں ایسے حقائق اور معارف لکھے جائیں جو دوسری کتابوں میں نہ پائے جاتے ہوں۔ نیز اس کے آخر میں سو شعر بلیغ اور فصیح عربی میں درنعت ومدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور قصیدہ درج ہوں۔ اور فریقین کو اس کام کیلئے چالیس دن کی مہلت دی جائے۔ پھر جلسہ عام میں فریقین اپنی اپنی تفسیر اور اپنے اشعار سُنا دیں۔ اگر شیخ محمد حسین اس مقابلہ میں غالب رہے یا اس عاجز کے برابر رہے تو اُسی وقت یہ عاجز اپنی خطا کا اقرار کرے گا اور اپنی کتابیں جلا دے گا۔ لیکن اگر یہ عاجز غالب ہوا تو پھر میاں محمد حسین اُسی مجلس میں کھڑے ہو کر اِن الفاظ سے توبہ کرے۔ نیز آپؑ نے فرمایا کہ

”شیخ بٹالوی کو اختیار ہوگا کہ میاں شیخ الکل اور دوسرے تمام متکبّر ملّاؤں کو ساتھ ملا لے۔“ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 603)

”اگر اس کا جواب یکم اپریل سے دو ہفتہ کے اندر نہ آیا تو آپ کی گریز سمجھی جائے گی۔“ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 604 حاشیہ)

اس کے جواب میں بٹالوی صاحب نے اشاعۃ السنۃ جلد 15 نمبر 8 صفحہ 190 تا 191 میں یہ لکھ کر کہ عربی زبان میں بالمقابل تفسیر نویسی کیلئے ”مَیں۔ حاضر ہوں۔ حاضر ہوں“۔ لیکن اس کیلئے ایسے رکیک شرطیں لگائیں جن کا ذکر حضورؑ نے روحانی خزائن جلد ہفتم کے صفحہ 64 تا 65 پر کیا ہے۔ جن سے دانشمند سمجھ گئے کہ بٹالوی صاحب میدانِ مقابلہ سے گریز کر رہے ہیں۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کے اس قسم کے تعصّبات کو دیکھ کر پہلے تو دل میں یہ خیال آیا کہ اب ہمیشہ کیلئے ان سے اعراض کیا جائے لیکن عوام کا یہ غلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میاں محمد حسین بطالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہم مشرب ہیں علمِ ادب اور حقائق تفسیر کلام الٰہی میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں قرین مصلحت سمجھا گیا کہ اب آخری دفعہ اِتمامِ حجت کے طور پر بطالوی صاحب اور ان کے ہم مشرب دوسرے علماء کی عربی دانی اور حقائق شناسی کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے یہ رسالہ (کراماتُ الصادقین) شائع کیا جائے۔

کتاب کرامات الصادقین چار قصائد اور سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ امرتسر میں مباحثہ ختم ہونے کے بعد ابھی حضورؑ وہیں مقیم تھے کہ حضورؑ نے یہ چاروں قصائد صرف ایک ہفتہ میں تحریر فرمائے تھے۔ لیکن مخالفوں کو حضورؑ نے پورے ایک ماہ کی مہلت دیتے ہوئے فرمایا۔

”اگر اس رسالہ کے مقابل پر میاں بطالوی یا کسی اور ان کے ہم مشرب نے سیدھی نیّت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورۃ فاتحہ تالیف کر کے بصورت رسالہ شائع کر دی تو مَیں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ثالثوں کی شہادت سے یہ ثابت ہو جاوے کہ ان کے قصائد اور ان کی تفسیر جو سورۃ فاتحہ کے دقائق اور حقائق کے متعلق ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر جو سورۃ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں

ہے ہر پہلو سے بڑھ کر ہے تو مَیں ہزار روپیہ نقد ان میں سے ایسے شخص کو دوں گا جو روز اشاعت سے ایک ماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شائع کرے اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ بعد بالمقابل قصائد اور تفسیر شائع کرنے کے اگر ان کے قصائد اور ان کی تفسیر نحوی وصرفی اور علم بلاغت کی غلطیوں سے مبرّ ا نکلے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھکر نکلے تو پھر باوصف اپنے اس کمال کے اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالیں گے تو فی غلطی پانچ روپیہ انعام بھی دوں گا....تفسیر لکھنے کے وقت یہ یادر ہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منظور نہیں ہوگی بلکہ وہی تفسیر لائق منظور ہوگی جس میں حقائق و معارفِ جدید ہوں۔ بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔‘‘

(کرامات الصادقین۔روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 49)

اس مقابلہ کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ’’کرامات الصادقین‘‘ میں ہی یہ بھی تحریر فرمایا کہ

’’ہم فراستِ ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخ صاحب اس طریق مقابلہ کو بھی ہرگز قبول نہیں کریں گے اور اپنی پُرانی عادت کے موافق ٹالنے کیلئے کوشش کریں گے....مگر اب شیخ صاحب کیلئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس رسالہ میں صرف شیخ صاحب ہی مخاطب نہیں بلکہ وہ تمام مکفر مولوی بھی مخاطب ہیں جو اس عاجز متبع اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے ہیں۔ سولازم ہے کہ شیخ صاحب نیازمندی کے ساتھ اُن کی خدمت میں جائیں اور ان کے آگے ہاتھ جوڑیں اور روویں اور ان کے قدموں پر گریں.....لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر ایک مکفّر بداندیش کی نسبت الہام ہو چکا ہے کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ اس لئے یہ کوششیں شیخ جی کی ساری عبث ہوں گی اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخ صاحب کی حمایت کیلئے اٹھے گا تو منہ کے بل گرایا جائے گا۔ خدا تعالیٰ اِن متکبر مولویوں کا تکبّر توڑے گا اور انہیں دکھلائے گا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے۔‘‘

(کرامات الصادقین۔روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 66 تا 67)

تاریخ سے ثابت ہے کہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ نہ شیخ محمد حسین بٹالوی کو ہمت ہوئی اور نہ ہی دوسرے مکفرین کو کہ وہ اس رسالہ کے مقابلہ پر رسالہ لکھ کر عربی اور قرآن دانی کا ثبوت دیتے۔

**(3) حمامۃ البشریٰ:** یہ تصنیف لطیف 1893ء میں حضورؑ نے رقم فرمائی۔لیکن اس کی اشاعت فروری 1894ء میں ہوئی۔ جو جلد ہفتم کے صفحہ 165 تا 335 پر مشتمل ہے۔

ایک عرب صاحبِ علم وفضل محمد بن احمد مکّی شعب عامر مکّہ معظّمہ کے رہنے والے تھے وہ ہندوستان کی سیاحت کر رہے تھے جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر پہنچی تو وہ قادیان تشریف لائے اور حضورؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور کچھ عرصہ قادیان میں آپ کی صحبت میں رہ کر مکّہ معظّمہ واپس پہنچے تو انہوں نے 4/ اگست 1893ء کو حضورؑ کی طرف ایک خط لکھا۔ جس میں اپنے بخیریت مکہ معظّمہ پہنچنے اور مختلف لوگوں سے حضورؑ کا ذکر کرنے اور ان کے مختلف تاثرات کے ذکر کے بعد یہ خوشخبری لکھی کہ مَیں نے اپنے دوست علی طائع کو جو شعبِ عامر کے رئیس اور تاجر ہیں حضورؑ کے دعویٰ سے مفصّل خبر دی تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مَیں حضورؑ کی خدمت میں عرض کروں کہ حضورؑ اپنی کتابیں ان کے پتہ پر بھیجیں اور وہ انہیں شرفاء اور علماء مکہ مکرمہ میں تقسیم کریں گے۔

اس خط کے ملنے پر حضورؑ نے تبلیغ حق کا ایک غیبی سامان سمجھتے ہوئے رسالہ ’’حمامۃ البشریٰ‘‘ عربی زبان میں تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں حضورؑ کے دعویٰ مسیحیت اور اس کے دلائل خوب وضاحت سے لکھے گئے اور خروج دجّال اور وفات مسیحؑ اور نزول مسیح اور ان سے متعلقہ امور پر سیر کن بحث کی اور مکفرین علماء کی طرف سے آپ کے عقائد اور آپ کے دعویٰ پر جو اعتراجات کئے جاتے تھے ان کے تفصیلی جوابات دئے۔ الغرض یہ کتاب عربی ممالک کیلئے ایک نہایت مفید کتاب ثابت ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

# اخبارِ مجالس

## کنورٹاؤن، کیرالہ کی مساعی:

مجلس انصاراللہ کنورٹاؤن کیرالہ کی طرف سے ماہ مئی 2020ء میں پچاس سے زائد غیراز جماعت احباب کو جماعت کا پیغام بذریعہ سوشل میڈیا پہنچایا گیا اور بعض کتب کی PDF فائلیں بھیجے گئے۔ اور پھر فون پر ایسے احباب سے گفتگو جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لاک ڈاؤن کے دوران انصار اپنے گھروں میں باقاعدہ نماز باجماعت، تلاوت قرآن کریم اور درس کا اہتمام کر رہے ہیں۔ خدمت خلق کے تحت کئی انصار غرباء اور ضرورت مندوں میں ضروری اشیاء واجناس تقسیم کر چکے ہیں اور چند انصار نے سرکاری امدادی کھاتہ میں بھی رقم جمع کروائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے انصار نے -/100,500 روپیے جمع کر کے کل (67) خاندانوں میں اناج تقسیم کیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

(سی۔ ناصرالدین، زعیم مجلس انصاراللہ کنورٹاؤن کیرالہ)

## سکھ برادران کے سَنگ میں فروٹی تقسیم:

ہر سال مورخہ 3 مارچ کو سکھ مذہب کے لوگ بہت بڑی تعداد میں ایک سَنگ میں حصہ لیتے ہوئے ڈیرہ بابا نانک تک عموماً پیدل چل کر قادیان سے ہوتے ہوئے گزرتے ہیں۔ امسال بھی اس موقع پر مجلس انصاراللہ قادیان کی طرف سے مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد ایثار وخدمت خلق مجلس انصاراللہ بھارت کے خصوصی تعاون سے سَنگ میں حصہ لینے والے لوگوں میں گیارہ سو (1100) عدد فروٹی تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔

(شیخ ناصر وحید، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان)

## مجلس عاملہ ریفریشر کورس کیرنگ:

مؤرخہ 17 فروری 2020ء کو مسجد احمدیہ کیرنگ میں بعد نماز مغرب وعشاء چار حلقہ جات مجلس انصاراللہ کیرنگ کے ممبران مجلس عاملہ کیلئے ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ منعقد کیا گیا ہے۔ اس موقع پر مکرم مولانا فرزان احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع کھوردہ اور مکرم کرامت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد اور ہماری ذمہ داریاں نیز عہدیداران کے فرائض کے بارے میں قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے عظام کے ارشادات کی روشنی میں نہایت تفصیل سے تقاریر کئے۔ بعدۂ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ جس کے بعد محترم صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں نصیحت کی کہ انصاراللہ کی ایک اہم ذمہ داری احباب جماعت کو خلافت سے وابستہ کرنا ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور کو خطوط لکھوانے اور براہ راست نشر ہونے والے تمام خطبات اور خطابات کو بغور سننے کیلئے احباب جماعت کو خاص طور پر توجہ دلاتے رہیں۔ ازاں بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے احسن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(شیخ قدوس، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کیرنگ، اڈیشہ)

## فری ہومیوپیتھی ادویات تقسیم کیرنگ:

مجلس انصاراللہ کیرنگ کی طرف سے کرونا وائرس کی وباء سے محفوظ رہنے کیلئے سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تجویز فرمودہ ادویات پورے گاؤں میں احمدیوں اور غیر مسلموں میں تقسیم کئے گئے۔ اس کار خیر میں مکرم منور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ، مکرم مولوی مبشر احمد صاحب معلم سلسلہ اور مکرم کرامت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے معاونت کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد دنیا کو اس وباء سے نجات دلائے۔ آمین

(شیخ قدوس، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کیرنگ، اڈیشہ)

## خدمت خلق اتراکھنڈ:

مجلس انصاراللہ اتراکھنڈ کی طرف سے کرونا وائرس کی وجہ سے پریشان لوگوں کی مدد نقدی اور راشن کی صورت میں کی گئی ہے۔ چنانچہ نومبائعین احمدیوں میں چار ہزار روپئے نقد اور تین ہزار روپئے کا راشن نیز زیرتبلیغ دوستوں میں ساڑھے چھ ہزار روپئے کا راشن اسی طرح بیوگان میں پچیس سو روپئے نقد تقسیم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(خان محمد ذاکر خان بمیالوی، ناظم مجلس انصاراللہ اتراکھند، سہارنپور)

**خدمت خلق کڈلائی، کیرالہ:**

مجلس انصاراللہ کڈلائی (صوبہ کیرالہ) کی طرف سے احمدیوں کے کل 34 مکانوں میں روزمرہ کی سبزیاں تقسیم کی گئی ہیں۔نیز پندرہ ہندو گھرانوں میں بھی سبزیوں کے پیکٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔

آجکل کی اہم ضروری چیز ماسکس لجنہ اماء اللہ کڈلائی کے تعاون سے بنوائے گئے۔جنہیں ممبران انصاراللہ نے محترم کونسلر صاحب کی خدمت میں عوام میں تقسیم کرنے کیلئے پیش کیا ہے۔

**خدمت خلق از کنور ٹاؤن، کیرالہ:**

مجلس انصاراللہ کنور ٹاؤن کی طرف سے مبلغ -/44000 روپے کے ادویات اور کھانے کا راشن ضرورت مندوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

**خدمت خلق از منجیشور، کیرالہ:**

مجلس انصاراللہ منجیشور کی طرف سے -/17000 کے ادویات اور چاول، ضروری اجناس وغیرہ غرباء میں تقسیم کئے گئے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔آمین

(ٹی شمس الدین، ناظم مجلس انصاراللہ کنور، کاسن گوڈ، کیرالہ)

**مساعی مجلس انصاراللہ ضلع بٹھنڈا:**

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع کی تمام مجالس میں انصار اپنے گھروں میں روزانہ نماز باجماعت، تلاوت قرآن کریم، ہندی اور پنجابی ترجمہ قرآن کریم اور درس کا انتظام کر رہے ہیں۔کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بھی کر رہے ہیں۔گھروں میں ایم ٹی اے سے بھی لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔گھروں میں جلسہ یوم خلافت بھی منایا گیا ہے۔سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط بھی لکھ کر ارسال کر رہے ہیں۔انصار کی طرف سے غرباء میں روزمرہ کی ضروری اشیاء اور راشن تقسیم کیا گیا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(محمد امین ندیم۔ناظم مجلس انصاراللہ بٹھنڈا، پنجاب)

**مساعی مجلس انصاراللہ کمبلکاڈ، کیرالہ:**

مجلس انصاراللہ کمبلّکاڈ ضلع وایاناڈ (صوبہ کیرالہ) کے پانچ گھروں میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا ہے۔خدمت خلق کے تحت پنچائت کی اجازت سے سینکڑوں گھروں میں ایک گاڑی کے ذریعہ پینے کا پانی پہنچایا گیا ہے۔چند گھروں میں اشیاء خوردنی اور تین گھروں میں کھانا تقسیم کیا گیا ہے۔جبکہ ایک غریب دوست کو -/1500 روپے کی امداد دی گئی ہے۔مسجد کے احاطہ میں وقارعمل کر کے صفائی کی گئی ہے۔

(ابوبکر صدیق۔زعیم مجلس انصاراللہ کمبلکاڈ)

**مساعی چندہ پور، صوبہ تلنگانہ:**

مجلس انصاراللہ چندہ پور کی طرف سے ماہ جون میں 30 ضرورت مندوں کھانا کھلایا گیا ہے۔ -/400 روپے کی نقد مدد گئی ہے۔عیدگاہ میں ایک خصوصی وقارعمل بھی کیا گیا ہے۔(محمد عطاء اللہ زعیم)

**مساعی چندہ جڑچرلہ، صوبہ تلنگانہ:**

دوران ماہ مسجد میں ایک وقارعمل کیا گیا ہے۔30 غرباء کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ایک غریب لڑکی کی شادی میں ایک ہزار روپے کی مدد کی گئی ہے۔اسی طرح ضرورت مندوں میں پانچ ہزار روپے تقسیم کئے گئے ہیں۔

(میر احمد فاروق زعیم مجلس انصاراللہ جڑچرلہ)

**مساعی مجلس انصارلله ضلع کنور، کاسرگوڈ:**

ضلع کنور اور کاسرگوڈ کی (9) مجالس میں (54) انصار امتحان دینی نصاب میں شامل ہوئے۔تمام زعماء کو بذریعہ سوشل میڈیا پرچہ بھجوایا گیا اور پھر بعد امتحان سوشل میڈیا سے ہی پرچہ واپس منگوایا گیا ہے۔حسب ہدایت نتیجہ مرکز کو ارسال کیا گیا ہے۔

خدمت خلق کے تحت کل (61) معذور لوگوں میں مجلس انصاراللہ کی طرف سے کھانا تقسیم کیا گیا ہے۔

مجلس انصاراللہ کڈلائی کی طرف سے مکرم زعیم صاحب مجلس انصاراللہ کڈلائی نے دو اسکولوں میں طلباء کو نوٹ بکس بذریعہ ہیڈ مسٹریس تقسیم کیا ہے۔اس موقع پر جناب کونسلر صاحب متعلقہ وارڈ کنور کارپوریشن بھی شامل ہوئے۔

ایک وقارعمل کے ذریعہ احمدیہ مسجد کے قرب وجوار کی سڑکیں اور قبرستان میں صفائی کی گئی ہے۔اس موقع پر مکرم صدر صاحب جماعتِ احمدیہ کڈلائی بھی شریک ہوئے اور خدام نے بھی تعاون کیا ہے۔

(ناظم مجلس انصاراللہ کنور، کاسرگوڈ، کیرالہ)

SYED COACHING CENTRE

Separate hostel facilities for boys and girls

S.KHALID AHMAD M.Sc. (Math) c/o Mr. ZAFAR ZAIDEE Sb.

All Entrance Test AMU & other I, VI, IX XI (Science & Commerce)
Regular Classes VI to XII (Science & Commerce)
**Branch: Friend,s Colony, Civil Lines, ALIGARH**

Mobile
9759210843
9557931153

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا (طٰہٰ:۱۱۵)

"میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (ملفوظات جلد4 صفحہ 610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING CO.
TENDU PATTA AND TOBACO SUPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے" (ملفوظات جلد3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

BHADRAK ODISHA
Ph.09437060325

::منجانب::
شیخ غلام احمد

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے" (ملفوظات جلد4 صفحہ 607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 station road radhanagar
chrompet chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالبِ دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل و عیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

”خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

**BANTY SHOE CENTRE**

::طالبِ دُعا::
سراج خان

---

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

**فون نمبر: 1800 103 2131**

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

---

**Prop: Sk.Ishaque**

| | | |
|---|---|---|
| Phangudubabu | : | 7873776617 |
| Tikili | : | 9777984319 |
| Papu | : | 9337336406 |
| Lipu | : | 9437193658 |

**Faizan fruits traders**

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

---

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

---

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل:31)

**LUCKY BATTERY CENTRE**
**BATTERY & DIGITAL INVERTER**

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

---

**Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)**

Ganimat Bibi - 9090900923

**Papu Cloth Store**

Mobile No. 9438290211

SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

---

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency

CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!

**WE DO ALL ADVERTISEMENT**

No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788

PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

PAPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneswar-751006,Odisha.
We also repair digital meter

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

پروپرائٹر حمید احمد غوری
فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر
H.No.18-B-140. C/O SONY GROUP
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

S.A.Quader
Managing Director

Ph (06784) : 230088 (O)
: 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

**JMB RICE MILL (P) Ltd.**
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

"میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم
خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور
اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد4 صفحہ468، ایڈیشن2008ء، انڈیا)

UDUPI THE VEG

HOTEL HILL VIEW
*Your Residence of Coorg*
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09622584733

Ph:09419049823

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ و السَّلَام

طالبِ دُعا:: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

*Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233*
*Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979*